



سوال

(402) ہاتھ سے منع کرنا حکمران کا کام ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کچھ لوگ سختی کے بغیر باز نہیں آتے تو ایسے لوگوں کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہیے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ہاں کچھ لوگ ایسے سختی کے بغیر باز نہیں آتے لیکن ایسی سختی جو مصلحت کے خلاف ہو یا جس کا نتیجہ اس سے بھی برانگھٹا ہو تو وہ جائز نہیں ہے کیونکہ واجب یہ ہے کہ حکمت و دانش کو اختیار کیا جائے 'سختی یعنی مارنا' ادب سکھانا اور قید کرنا تو حکمرانوں کا کام ہے۔ عام لوگوں کا فرض یہ ہے کہ وہ حق کو بیان کر دیں اور برے کاموں کی تردید کر دیں 'باقی رہا برائی کو ہاتھ سے مٹانا تو یہ حکمرانوں کا منصب ہے' یہ ان پر فرض ہے کہ وہ بقدر استطاعت برائی کو ختم کریں کیونکہ وہ اس کے ذمہ دار ہیں۔

اگر انسان اپنے ہاتھ سے اس برائی کو مٹانا چاہے جو وہ دیکھے تو اس سے خرابی پیدا ہو سکتی ہے جو اس برائی سے بھی بڑھ کر ہو لہذا اس معاملہ میں حکمت و دانش سے کام لینا چاہیے۔ آپ برائی کو اپنے ہاتھ سے اپنے گھر میں تو مٹا سکتے ہیں لیکن اگر اس برائی کو بازار میں اپنے ہاتھ سے روکنے کی کوشش کریں تو ہو سکتا ہے کہ اس کا نتیجہ اس برائی سے بھی زیادہ برا ہے ثابت ہو اس صورت میں آپ کے لیے واجب ہے کہ بات اس شخص تک پہنچا دیں جسے بازار میں اپنے ہاتھ سے برائی ختم کر دینے کی قدرت حاصل ہو۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

[فتاویٰ اسلامیہ](#)

ج 4 ص 310

محدث فتویٰ